فليبلغ الشاهد منكم الغائب (الحديث)

الوداع اے خدام دین!

حضرت اقدس مفتی احمد صاحب دامت برکاتہم کی چند مختصر مگر جامع نصائح

ناشر

دارالحمد ریسرچ انسٹیٹیوٹ

سوداگرواڑہ، سورت، گجرات۔ (الھند)

۱۴۲۱ھ میں جامعہ ڈابھیل سے فراغت حاصل کرنے والے طلبہ کو حضرت اقدس مرشدنا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم نے جو نصیحتیں کی تھیں، مفتی عارف صاحب اونوی سلمہ نے ان کو اشارات اور نوٹس کی شکل میں محفوظ کرلیا تھا۔

اصل بیان اُن کے پاس کیسیٹ میں محفوظ ہے، لیکن اس وقت وہ کیسیٹ اُن کی دسترس سے باہر ہے۔ لہٰذا سرِ دست انہی اشارات کو افادۂ عام کی غرض سے موصوف کے شکریے کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے کہ عمل کا حوصلہ رکھنے والوں کے لیے یہ بھی کافی وشافی ہے۔ اِن شاء اللہ۔ وللہ الحمد اولاً وآخراً۔

❁ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا دل سے شکرگزار ہونا چاہیے کہ

اس نے ہمیں علومِ نبوت سے آراستہ فرمایا۔

❁ اس نعمت کو دوسروں تک پہنچانا ہمارا فریضہ ہے۔ فلیبلغ الشاھد منکم الغائب۔

❁ ابتدا میں خدمتِ دین میں عامۃً حالات آتے ہیں، صبر سے کام لیں۔ ہر کام کی ابتدا میں تجارت، معاملات وغیرہ میں حالات آتے ہیں، انسان اس کو برداشت کرتا ہے اور انجام دیتا ہے، جو ابتدا کے حالات پر جم گیا، وہ کامیاب ہو گیا۔

❁ خدمتِ دین کو مقصد بنائیں، تنخواہ اور گزران مقصد نہ ہو، زیادتیٔ تنخواہ کی لالچ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ ہونا چاہیے۔

❁ ایک ہی جگہ استقامت کے ساتھ لگے رہیں، تو ہی آپ

کی خدمت کا پھل آوے گا۔

عبرت کا ایک واقعہ:

ہمارے حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی نور اللہ مرقدہ اپنے والد بزرگ وار - جو حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد تھے، شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے ساتھی تھے- کا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ نے ان کو ''نہٹور'' جو ضلع بجنور کے اندر ایک قصبہ ہے، وہاں بھیجا تھا۔ پوری زندگی وہیں گزار دی، حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ جب والدِ بزرگ وار بوڑھے ہو گئے، اُس وقت میں مظاہر میں تھا، میں نے والد صاحب کو خط لکھا کہ اب آپ بوڑھے ہو گئے ہیں آپ کے لیے وہاں کی رہائش میں دشواری ہے، آپ کمزور ہو گئے ہیں۔ آپ تشریف لے

آئیں، وہاں گنگوہ میں آ کر کے قیام کریں۔ وہاں آرام سے رہیے۔ تو فرمایا: میرے اوپر کچھ قرضہ ہے، جب تک وہ پورا ادا نہ ہو جائے، وہاں تک میں یہاں سے نہیں ہٹ سکتا۔ حضرت فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد ایک دو مہینے کے اندر وقت لے کر میں وہاں گیا، اور عرض کیا کہ ابا آپ کا جو قرضہ ہے، اس کی فہرست آپ مجھے دے دیجیے، آپ کے سامنے میں اس کو ادا کر دیتا ہوں، حالاں کہ قرضہ کچھ بھی نہیں تھا، دو چار آنے مختلف لوگوں کے تھے، وہ تو بہانے کے طور پر لکھا تھا، پھر کہا: یہاں کچھ بچے ہیں، جو مجھ سے پڑھ لیتے ہیں، تو حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ: وہاں تشریف لے آئیں، وہاں بھی کچھ بچے آپ کے حوالے کر دیے جائیں گے، جن کو آپ پڑھائیں گے، جب کوئی جواب نہیں

رہا،تو فرمایا کہ: حضرت شیخ الہندؒ نے مجھے یہاں بھیجا ہے،کل کو میدانِ حشر میں وہ مجھے پوچھیں گے کہ میں نے تم کو وہاں بھیجا تھا،تم نے اس جگہ کو کیوں چھوڑا ؟ تو میں کیا جواب دوں گا؟ حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ میں کچھ بھی نہیں بولا ۔ والد صاحب کا انتقال وہیں ہوا، اور وہیں دفن ہوئے ۔ (مکاتب دینیہ کے اساتذہ سے خطاب/ ٢٤)

❁ ہر قسم کی خدمتِ دین کے لیے تیار رہیں،عربی مدرسہ میں تدریس کا موقع ملے تو ابتدائی درجہ کی کتابوں سے تدریس کرنا چاہیے،اس سے استعداد پختہ ہوگی ۔

❁ مطالعہ کا شوق رکھیں،معمول بنائیں ، چاہے تدریس نہ ہو۔اپنا نظام الاوقات ضرور ہونا چاہیے،تو ہی کام ہوسکتا ہے ورنہ مشکل ہے۔

❁ وقت کی پابندی ہو۔ مولانا بدر عالم میرٹھیؒ کی تدریس جامعہ ڈابھیل میں ۱۷؍سال رہی۔ لوگ اپنی گھڑی ان کی آمد پر درست کرتے۔

❁ حضرت امام ابو یوسفؒ نے ۲۹؍سال تک فجر کی نماز امام صاحب کے ساتھ ادا کی، کیوں کہ فجر کی نماز کے بعد متصلاً حضرت امام ابو حنیفہؒ کا درس ہوتا تھا۔

❁ درس گاہ میں اپنی بڑائی نہ ہانکیں، کسی مدرس کی برائی ہر گز نہ کریں۔ آپ کا وقار مجروح ہوگا، اس کا ہو یا نہ ہو۔

❁ چوراہے، اسٹیشن ادھر ادھر بیٹھ کر اپنا وقت ضائع نہ کریں، جو وقت کو ضائع کرتا ہے، زمانہ اس کو ضائع کر دیتا ہے۔

❁ کسی کے درپئے آزار نہ ہوں۔

❁ امامت کا موقع ملے تو ضرور قبول کرنا چاہیے، امام ہی

عوام کا پیر ہوتا ہے، لوگوں کی دینی ضرورت کو پورا کریں، دکھ سکھ میں شریک ہوں۔

❁ عوام کے حالات کا احتساب کریں اور اس عنوان پر بیان کریں مفتاحا للخیر و مغلاقا للشر بنیں۔

❁ نمازوں کا اہتمام صف اول، تکبیر اولیٰ، مزید تہجد اور ذکر کا اہتمام یہ دینی کام میں طاقت پیدا کرے گا اور دین پر جما کر رکھے گا۔

❁ جس پیر طریقت سے اعتقاد ہو اس سے بیعت ہو جائے۔ یک در گیر محکم گیر۔

❁ اپنے ادارے اور اپنے اساتذہ سے تعلق برقرار رکھیں، وقتاً فوقتاً اس کی زیارت کریں، پیوستہ رہ شجر سے، امید بہار رکھ۔